THE AL FAZL QADIAN

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

دیں کی نصرت کیلئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

دنیا میں ایک نبی آیا۔ پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام مسیح موعودؑ)

قیمت فی پرچہ ۱؍

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

# الفضل

ایڈیٹر:۔ غلام نبی ٭ انچارج۔ مہر محمد خان

نمبر ۸۹ | مورخہ ۱۷ مئی ۱۹۲۳ء | یوم پنجشنبہ | مطابق ۲۹ رمضان ۱۳۴۱ھ | جلد ۱۰



Digitized by Khilafat Library Rabwah


## فہرست مضامین



## مدینۃ المسیح

ا۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے اور خاندان نبوت میں بھی خیریت ہے۔ (۲) حضرت نواب محمد علی خان صاحب علاقہ ملکانہ سے واپس قادیان آگئے ہیں۔ آپ نے مسلسل کئی روز باوجود شدت گرما علاقہ ملکانہ میں دورہ فرمایا۔ اور کئی کئی میل پیدل چلے۔ اللہ تعالیٰ اجر جزیل بخشے۔ شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم بھی تشریف لے گئے (۳) ایک مقام پر جناب شیخ عبدالرحمن صاحب فاضل مصری مع چند رفقاء اور ایک مقام پر شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور بعض تبلیغی مہمات کے سرانجام دینے کیلئے گئے تھے۔ واپس آگئے (۴) ۱۲ مئی ۸ بجے شب اندھیرا چلا پھر ایک جھاڑا جھاڑا آیا

## امریکہ سے چٹھی

(نوشتہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب مبلغ اسلام)

**تمام ملک میں اشتہار**

امریکہ کے ایسوسی ایٹڈ پریس کے ایجنٹوں نے جو تصویر عاجز کی اور مکان کی لی تھی۔ اور حالات دریافت کئے تھے۔ وہ تصاویر اور حالات ملک کے تمام اخبارات میں جگہ بجگہ چھپ رہے ہیں۔ اور اس کے سبب سے باہر سے بہت خطوط استفسار کے آرہے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اشاعت کا ایک مفت کا سامان بنا دیا ہے

فالحمد للہ ٭

**دو نو مسلم**

گذشتہ ایتوار کے جلسے میں دو اصحاب مسلمان ہوئے۔ ایک کا نام عبدالولی رکھا گیا۔ اور دوسرے کا نام عبدالکریم ٭

**مولوی محمد دین صاحب**

بخیریت یہاں پہنچ گئے ہیں۔ بہت سے نو مسلم دوست ان کے استقبال کے واسطے اسٹیشن پر گئے تھے۔ مگر ٹرین تین گھنٹہ دیر میں پہنچی۔ اس واسطے سب ٹھہر نہ سکے۔ اور ایتوار کے جلسہ میں قبل نماز ظہر مولوی صاحب کی دوستوں سے ملاقات کرائی گئی۔ اس کے بعد سب نے ملکر نماز ظہر باجماعت ادا کی۔ نماز میں دس نو مسلم لیڈیاں بھی شامل تھیں ٭

**اخراجات**

یہاں سردی آجکل سخت ہے۔ بعض دن تھرما میٹر صفر سے نیچے اتر جاتا ہے۔ ۵ ماہ میں صرف کوئلہ پر قریباً ایک سو پچھتر روپیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خرچ ہوا ؎

**چندہ مسلم سن رائز** احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ رسالہ مسلم سن رائز کا چندہ اور امداد براہ راست یا بذریعہ ناظر صاحب بیت المال بہت جلد ارسال فرماویں۔ بذریعہ کمیٹی فنڈ اپریل کے رسالہ کی اشاعت میں التوار ہو رہا ہے۔

## دوسری چٹھی

**باسنیا میں احمدیت** ملک باسنیا میں رسالہ شمس الاسلام کا ذکر وہاں کے اخباروں میں چھپنے کے سبب احمدیت کا چرچا ہو رہا ہے۔ ایک صاحب بنام حسین عونی نے رسالے طلب کئے۔ اور وہاں اشاعت کی۔ خود سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو چکے ہیں۔ اور دوسروں کو بھی تبلیغ کر رہے ہیں ؎

**مختلف شہروں میں اسلامی تحریک** شہر کولمبس ریاست اوہایو سے ایک نو مسلمہ لیڈی بنام سلیمہ (مسز الزہیفر) تعلیم اسلامی کے واسطے آئی۔ مولوی محمد دین صاحب بہت محنت سے اسے ...... اسلامی مسائل سمجھاتے رہے۔ ایک مسلم ساکن ویسٹ انڈیز بنام غلام علی محض اس وجہ سے شہر سن سنٹی سے شکاگو چلے آئے ہیں کہ یہاں مسجد اسلامیہ ہے۔ جو امریکہ کے اور شہروں میں نہیں۔ کیلیفورنیا سے ایک امریکن لیڈی کا خط آیا ہے۔ کہ وہ اسلام کی بہت شیدائی ہے .. .. .. .. ..

.. .. .. .. .. .. ..

شہر بفیلو سے ایک امریکن لیڈی نے کتب اسلامیہ طلب کی ہیں۔ شہر ملواکی سے خط آیا ہے۔ کہ وہاں کے لوگ عاجز کو لیکچروں کے واسطے بلانے کے لئے انتظام کر رہے ہیں۔ ایک بپٹسٹ بڑھیا اسلام کے متعلق استفسار کرنے آئی۔ مولوی محمد دین صاحب اور بعض دیگر دوستوں نے دو گھنٹہ تک اس کے ساتھ سر کھپایا۔ مگر وہ جیسی آئی تھی۔ ویسی چلی گئی۔ اللہ ہی ہے۔ جس کو چاہے ہدایت دے ؎

**مردہ زندہ ہوگیا** شکاگو کے ڈاکٹر ڈینس صاحب کی ایجاد ہے کہ مُردے کے دل میں ایڈری نالن کی پچکاری کرنے سے مردہ زندہ ہو سکتا ہے۔ Adrenalin ایک دوائی ہے جو کہ ایک عورت کے دل میں پچکاری کر کے اس کو زندہ کیا گیا۔ عورت پر اپریشن ہو رہا تھا۔ جبکہ اس کے دل کی حرکت ساقط ہو گئی۔ دراصل یہ موت نہ تھی بلکہ موت کی سی حالت۔ یہ بھی ایک قسم کی بیماری ہوتی ہے۔ کہ آدمی کے دل کی حرکت بند ہو جانے سے سمجھا جاتا ہے۔ کہ موت طاری ہو گئی۔ مگر دراصل موت نہیں ہوتی۔ اگرچہ ایسی حالت میں دفن کر دینے سے یا ایسی حالت میں چھوڑ دینے سے ضروری ہے کہ موت طاری ہو جائے۔ دراصل حضرت مسیح ناصری کا معاملہ بھی ایسا ہی معلوم ہوتا ہے۔ ان کے بے ہوش ہو جانے سے دیکھنے والوں نے قیاس کیا کہ مر گئے ہیں۔ اور عام خیال بھی پھیل گیا کہ فوت ہو گئے۔ مگر خاص دوستوں نے معلوم کر لیا کہ وہ مرے نہ تھے۔ اور اسی واسطے سپاہیوں سے درخواست کی۔ ان کی ہڈیاں نہ توڑی جائیں۔ اور ممکن ہے کہ سپاہیوں کو کچھ رشوت بھی دیدی ہو۔

**جلسہ اتوار** ۸۔ اپریل کو دو لیکچر ہوئے اور مولوی محمد دین صاحب نے نو مسلموں کو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچایا جو سب کے واسطے ہدایت راحت اور تسلی کا موجب ہوا ؎

**دو نو مسلم** گذشتہ ہفتہ میں دو نو مسلم شہر سینٹ لوئیس میں ہوئے۔ مسٹر براز لٹن اور مس بیٹرسن۔ ان کے اسلامی نام سعید اور سعیدہ رکھے گئے ہیں۔

**اگلا الفضل ۲۱ مئی کو شائع ہوگا** ماہ صیام میں مزدور کو کام میں سہولت دینے کا ارشاد ہے۔ بنا بریں کارکنان ہر دو مدارس و دفاتر قادیان کے اوقات حاضری میں تخفیف رہی الفضل کو چونکہ وقت پر پورے حجم کے ساتھ نکالنا ضروری تھا اس لئے عملہ الفضل و پریس اس رعایت سے فائدہ نہ اٹھا سکا۔

# نتیجہ امتحان انٹرنس
## تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان

اس سال ففتھ ہائی کلاس سے ۳۹ طلباء امتحان انٹرنس میں اپیر ہوئے تھے۔ جنمیں سے پچیس کامیاب ہوئے:۔

| رول نمبر | نام | نمبر |
|---|---|---|
| ۴۹۱۰ | منور الدین | ۴۹۴ |
| ۴۸۸۱ | محمد اسحٰق | ۴۷۹ |
| ۴۸۷۷ | ودیا ساگر | ۴۶۹ |
| ۴۸۹۷ | عبید السلام | ۴۳۱ |
| ۴۸۷۹ | محمد نصر اللہ خان | ۴۲۳ |
| ۴۸۸۵ | عبد الخالق | ۴۱۴ |
| ۴۸۹۲ | مبارک احمد | ۴۰۲ |
| ۴۸۸۲ | محمد دین | ۳۹۱ |
| ۴۹۰۱ | محمد شریف | ۳۸۳ |
| ۴۸۸۳ | بشیر احمد | ۳۷۸ |
| ۴۸۷۸ | نذیر احمد فرسٹ | ۳۷۲ |
| ۴۹۰۴ | نذیر احمد سیکنڈ | ۳۶۳ |
| ۴۸۸۹ | موہن لال | ۳۶۱ |
| ۴۸۸۴ | رشید احمد | ۳۵۹ |
| ۴۸۹۶ | صلاح الدین احمد | ۳۵۷ |
| ۴۹۱۱ | فیروز الدین | ۳۵۴ |
| ۴۸۹۹ | عبد الشکور الوری | ۳۵۴ |
| ۴۸۹۳ | عبد الحمید | ۳۴۹ |
| ۴۸۸۷ | امیر احمد | ۳۴۵ |
| ۴۹۱۴ | لچھمن سنگھ | ۳۴۲ |
| ۴۸۸۶ | بہت سنگھ | ۳۳۰ |
| ۴۹۰۲ | محمد ابراہیم | ۳۰۸ |
| ۴۹۰۳ | صلاح الدین حنیف | ۲۸۸ |
| ۴۹۱۶ | کرم چند | ۲۶۶ |
| ۴۹۱۳ | موہن لال سیکنڈ | ۲۴۸ |

ان کے علاوہ دو طلباء پرائیویٹلی شامل امتحان ہوئے تھے جنمیں سے مفتی عبد السلام (ابن حضرت مفتی محمد صادق صاحب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل قادیان دارالامان
قادیان دارالامان ۷ ر مئی ۱۹۲۳ء

# انسداد فتنہ ارتداد

## کے متعلق

## احمدی مبلغین کی مساعی

مبلغین جماعت احمدیہ کی کارگزاری کی مفصل اور متواتر رپورٹوں کے شائع ہونے سے یہ تو فائدہ ہوا کہ وہ لوگ جن کے دل میں اسلام کا درد اور محبت ہے انکی توجہ ہماری جماعت کی طرف پھر گئی اور انپر ثابت ہو گیا کہ اگر اسلام کے لئے سرفروشانہ طور پر کوئی جماعت نکلی ہے تو وہ جماعت احمدیہ قادیان ہی ہے لیکن ان رپورٹوں کی اشاعت سے ایک نقصان بھی ہوا ہے اور وہ یہ کہ اندرونی اور بیرونی مخالفوں کے لئے دراندازی کا موقع پیدا ہو گیا ہے اسوجہ سے آئندہ مفصل رپورٹوں کا سلسلہ تو بند کر دیا گیا ہے لیکن احباب کرام کی اطلاع اور آگاہی کے لئے مقامات کا نام لئے بغیر مجمل رپورٹ الفضل میں بھیجی جایا کریگی۔ چنانچہ ذیل کی رپورٹ اسی طریق سے قلم بند کی گئی ہے۔

ضلع آگرہ کے ایک گاؤں سے محمد لطیف صاحب گوجرانوالیہ لکھتے ہیں کہ یہاں ایک ملکانہ کے ہاں برات آئی جسمیں مختلف دیہات کے لوگ تھے ملکانہ نے سب لوگوں کو جمع کرکے ہم سے درخواست کی کہ وعظ کہا جائے۔ اسپر قرآن شریف پڑھ کر سنایا گیا اور سورۃ فاتحہ کے معنے تشریح کے ساتھ بتائے گئے اور اسلام کی خوبیاں بمقابلہ آریہ مذہب بیان کیں۔ لوگوں نے وعظ دلچسپی اور توجہ سے سنا اور پسندیدگی کا اظہار کیا۔

اس گاؤں کے لوگوں نے بہت جلدی اپنے یہاں مدرسہ جاری کرنیکے لئے کہا چنانچہ آگرہ سے ضروری سامان لیجا کر مدرسہ کھولدیا گیا ہے جس میں بچے پڑھتے ہیں۔

چودھری عبدالسلام صاحب فاضل سنسکرت جس گاؤں میں مقیم ہیں۔ وہاں کے متعلق لکھتے ہیں کہ ایک دن اکٹھے آٹھ دس آریوں نے آکر ملکانوں کو یہ کہہ کر ورغلانا چاہا کہ تم کو زبردستی مسلمان بنایا گیا تھا۔ میں نے اسکا ثبوت مانگا تو نہ دے سکے اور ایک نے مجھ سے پوچھا کہ کیا آپ سنسکرت جانتے ہیں۔ یہی سوال میں نے اس سے پوچھا۔ کہنے لگا ہاں میں ویدوں کو خوب جانتا ہوں۔ میں نے ویدوں کا ایک منتر پڑھ کر ترجمہ کرنیکے لئے کہا تو اس قسم کی باتیں کہہ کر ٹالنے لگا کہ اس کا حوالہ دو۔ اسے لکھدو۔ جب میں لکھنے لگا تو ایک دوسرا آریہ جو ان کا سرغنہ معلوم ہوتا تھا بول پڑا کہ اس بات کو چھوڑو تمھیں ہندو مذہب میں اگر کوئی برائی معلوم ہوتی ہے تو اسے پیش کرو۔ میں نے کہا میں اس کے لئے بھی تیار ہوں۔ لیکن جو منتر میں نے پیش کیا ہے پہلے اسکا ترجمہ ہو جانا چاہیے مگر انھوں نے نہ مانا اور یہ کہہ کر ایک مکان میں چلے گئے کہ ہمیں اس قسم کی باتیں کرنے کا سبھا کی طرف سے حکم نہیں ہے۔ اور علیحدگی میں کچھ لوگوں کو روپیہ وغیرہ کا لالچ دیتے رہے۔ آخر یہ تو چلے گئے اور جو آریہ اس گاؤں میں مقیم ہے اس سے گفتگو شروع ہوئی۔ میں نے شوپران سے اسے بتایا کہ اس میں شیولنگ کی پوجا کا ذکر ہے۔ اسمیں لکھا ہے کرشن جی کی ۱۶۱۰۸ بیویاں تھیں شوجی کے کہنے سے بھیرون نے برہما کا پانچواں سر بائیں ہاتھ کی انگلی کے ناخن سے اُتار دیا تھا۔ کچھ دیر تو آریہ بولتا رہا لیکن آخر جب لاچار ہو گیا تو ایک دوسرے آریہ نے اسے ہندی کا رسالہ دیا جسمیں قرآن کریم پر اعتراض تھے مگر ہندی میں لکھی ہوئی پہلی آیت ہی صحیح نہ پڑھ سکا اور جب میں نے قرآن کریم دیکر اس آیت کے نکال لینے کے لئے کہا تو پندرہ بیس منٹ تک ورقوں کے اُلٹنے پلٹنے کے بعد بھی وہ نہ آریہ نہ نکال سکے۔ اسپر میں نے سامعین کو مخاطب کرکے کہا دیکھو میں جو بات پیش کرتا ہوں اسکو آریوں کی کتابوں سے نکالکر دکھاتا ہوں لیکن آریہ جھوٹے اعتراض کرتا ہے جنکا کوئی ثبوت نہیں پیش کر سکتا۔

رات کے وقت ہم پھر آریہ مذکور کے پاس گئے کہنے لگا آپ مجھ سے راضی خوشی کی خبر پوچھ سکتے ہیں میں کوئی بحث کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ میں نے کہا بہت اچھا میں یہی پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ کن عقائد پر راضی ہیں اور اسطرح سلسلہ کلام شروع ہو گیا۔

۲۲ ر اپریل کو جمعیت العلماء دہلی کا ایک مبلغ اس گاؤں میں پہنچا۔ ہم سے ملکر اس نے بہت خوشی کا اظہار کیا۔ شام کو جب ہم قریب کے ایک گاؤں میں گئے تو اس نے لوگوں سے گفتگو کی جس سے ملکانے طیش میں آگئے اور اسے کہنے لگے کہ ہمارے گاؤں سے اسیوقت چلے جاؤ۔ زیادہ غصہ ان لوگونکو اس بات پر آیا کہ مولوی صاحب نے انہیں کہا میں تمھاری چوٹیاں کاٹ دوں گا۔

دوسرے دن پھر ان مولوی صاحب نے لوگوں سے گفتگو شروع کی جسپر بڑا شور اٹھا اور ملکانے انکو مارنے پر تیار ہو گئے۔ یہ شور سنکر جب ہم موقع پر گئے تو ہمیں کہنے لگے تم یہ مولوی کہاں سے لائے ہو یہ ہمیں بہت بیجا باتیں کہتا ہے اسکو ابھی نکالدو۔ ورنہ تم سب یہاں سے چلے جاؤ۔ تم اتنے دنوں سے رہتے ہو تم نے کبھی ایسا نہیں کہا مگر اسنے آتے ہی فساد مچا رکھا ہے۔ ہمنے ملکانوں کا جوش ٹھنڈا کیا اور کہا یہ مولوی صاحب اتفاقاً آگئے ہیں ابھی چلے جائیں گے اور مولوی صاحب کو اپنے یہاں لے آئے۔ مکان پر چونکہ مولوی صاحب کو مجھ سے آریوں کے متعلق حوالے لکھنے میں کچھ دیر لگ گئی اسپر بعض ملکانے بگڑنے لگے اور کئی ایک نے کہا اسے یہاں سے نکال لیتے کیوں نہیں۔ آخر مولوی صاحب روانہ ہو گئے۔

آریوں نے ملکانہ راجپوتوں کو اسلام سے بدظن کرکے اپنے جال میں پھنسانے کے لئے ایک بہت بڑی چال یہ اختیار کر رکھی تھی کہ ان بھولے بھالے اور ناواقف لوگوں کو کہتے۔ تمھارے آبا و اجداد کو مسلمان بادشاہوں نے زبردستی مسلمان بنا لیا تھا۔ چنانچہ اکثر تو اور مہاشہ شردھانند صاحب نے بھی اپنی تقریروں میں یہ بات بیان کی لیکن اب جبکہ اس بیہودہ سرائی کی تردید معقول طور پر کی گئی ہے اور ملکانوں کو بتایا گیا ہے کہ اگر مسلمان بادشاہ ہندوؤں کو زبردستی مسلمان بناتے تو ہندو بقال ہندوستان میں کیوں باقی رہتے۔ کیا تمھارے باپ دادا راجپوت ہو کر ایسے بزدل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور ڈر پوک تھے کہ ان کو تو زبردستی مسلمان بنا لیا گیا اور بنئے وغیرہ مسلمان نہ بنائے جا سکے۔ یہ اور اسی قسم کے اور جوابات سے اب جبکہ آریوں نے دیکھا کہ انکی یہ چال بیکار ثابت ہو چکی ہے تو انھوں نے اسطرف سے رُخ بدل لیا ہے چنانچہ چودھری عبدالرحیم خان صاحب مبلغ لکھتے ہیں اور یہی بات اور مبلغوں نے بھی بیان کی ہے کہ بعض جگہ آریوں کے زیر اثر ملکانے اب یہ نہیں کہتے کہ ہمارے باپ دادا کو زبردستی مسلمان بنایا گیا بلکہ یہ کہتے ہیں کہ دھوکہ سے مسلمان بنا لیا گیا انکو کسی طریق سے کچھ کھلا دیا اور پھر مسلمان مشہور کر دیا۔ یہ نیا سبق ہے جو آریوں نے ایک خاص کمیٹی میں تیار کیا ہے اور جو ملکانوں کو بہکانے کے لئے پڑھایا جا رہا ہے اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ ان لوگوں میں کہاں تک دیانتداری کا مادہ پایا جاتا ہے۔

چودھری صاحب موصوف جس گاؤں میں مقیم ہیں وہاں کے لوگ مسجد کی تعمیر کے لئے بڑا اشتیاق ظاہر کر رہے ہیں چندہ کی فہرست مرتب کی گئی ہے اور اُمید ہے کہ تین سو روپیہ تک مقامی چندہ جمع ہو جائے گا۔

ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم جو بڑی محنت اور جانفشانی سے تبلیغ میں مصروف ہیں اور بوجہ متواتر سفر سے پاؤں میں زخم ہو جانے کی وجہ سے ان دنوں ننگے پاؤں سفر کرتے ہیں۔ اپنے علاقہ کے متعلق لکھتے ہیں کہ ملکانے راجپوت چاہتے ہیں کہ جس طرح ہندو مسلمانوں کے ہاتھ کا نہیں کھاتے۔ اسی طرح مسلمانوں کو بھی ان کے ہاتھ کا نہ کھانے کی تحریک کرنی چاہیئے کیونکہ یہ غیرت کے خلاف ہے کہ مسلمان ان کے ہاتھ کا کھائیں اور ہندو ان کے ہاتھ کا نہ کھائیں۔ یہ لوگ اس قسم کی تجویز پاس کرنا چاہتے ہیں (اس قسم کی تجویز اور مقامات سے بھی آئی ہے ایڈیٹر)

ملکانہ لوگ ظاہری شکل و شباہت سے جو نتائج اخذ کرتے ہیں ان کے متعلق ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم ایک لطیفہ لکھتے ہیں کہ ایک گاؤں میں انہوں نے ایک معزز ملکانہ سے پوچھا کیا یہاں کوئی مولوی صاحب رہتے ہیں وہ کہنے لگا ناں ایک پنجابی مولوی ہے اور ایک اسکو ساتھ بھانڈ ہے۔ بھانڈ کی نسبت جب پوچھا گیا تو ہنس کر کہنے لگا تم کو خود معلوم ہو جائے گا۔ بات یہ تھی کہ ہمارے مبلغ کے ساتھ ایک دیوبندی مولوی صاحب چند دن سے رہتے تھے جو گھٹنوں تک کُرتہ اور کھلی شلوار پہنے ہوئے تھے اس لباس کی وجہ سے ملکانے انکو بھانڈ سمجھتے تھے۔

منشی عبدالخالق صاحب کپور تھلوی ایک دوسرے مولوی دیوبندی کے متعلق لکھتے ہیں کہ جس گاؤں میں میں تعلیم اسلام دے رہا ہوں وہاں ایک دیوبندی مولوی صاحب آئے۔ رات کو ہمارے پاس کچھ لوگ جمع ہو گئے اور دیوبندی مولوی صاحب سے کہنے لگے کہ ان مولوی صاحب (عبدالخالق) سے تو ہم روز وعظ سنتے ہیں آپ بھی آپ کچھ سنائیں۔ اسپر اول تو مولوی صاحب انکار کرتے رہے آخر لوگوں کے اصرار پر کھڑے ہو کر فرمانے لگے۔ ہر کام کرتے وقت بسم اللہ پڑھ لینی چاہیئے۔ اور اگر چوری کرنے جاؤ تو بھی بسم اللہ پڑھ لیا کرو۔ نیز یہ بھی کہا کہ نجات پانے کے لئے صرف ایکدفعہ کلمہ پڑھ لینا کافی ہے اس وعظ کا لوگوں پر بہت بُرا اثر پڑا اور وہ کہنے لگے۔ ہندوستان کے ایسے ہی مولویوں نے ہمیں ڈبویا ہے۔ پنجاب کے مولوی اگر نہ آتے تو ہمیں اصلی دین کا پتا ہی نہ لگتا۔

ایک گاؤں کے متعلق منشی عبدالخالق صاحب لکھتے ہیں۔ لوگ ہمارے مبلغوں کی گفتگو اور تقریریں سُنکر حیرت کا اظہار کرتے ہیں اور کہتے ہیں یہ ایک دوسرے سے بڑھ کر ہیں۔ ایک موضع کے ایک ذی اثر ملکانہ نے بتایا کہ مجھے گھر میں لیٹے ہوئے خیال آیا کہ جب یہ لوگ جو شاخیں ہیں ان کی یہ حالت ہے تو ان کی جڑ کی کیا حالت ہو گی۔ ہمارا ارادہ ہے کہ سب گاؤں کیطرف سے ایک آدمی کو بھیجا جاوے جو تمھارے امام کی زیارت کرے۔

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی لکھتے ہیں کہ اس گاؤں کے لوگ لڑکیوں کی تعلیم بھی چاہتے ہیں مگر انکی متعلق کہا گیا ہے کہ بلوغت کے قریب لڑکیاں مکان کے اندر پردہ میں بیٹھ جایا کریں اور ہمارا مبلغ دروازہ میں بیٹھ کر سبق پڑھا دیا کریگا۔ اس گاؤں کی مستورات کسی قدر پڑھی ہوئی ہیں۔ اور اب دینیات کی معلومات حاصل کرنا چاہتی ہیں۔

آریوں کی ایک نئی چالبازی کا تو اوپر ذکر کیا جا چکا ہے ذیل میں ایک اور بیان کی جاتی ہے جو جمعدار محمد خان صاحب نے لکھی ہے کہ آریوں نے اب اس بات پر زور دینا شروع کیا ہے کہ دیہات میں جو لوگ جائیں وہ برہمن تو سناتن دھرمی کہلائیں کیونکہ گاؤں کے لوگ آریہ مذہب سے نفرت کرنے لگے ہیں۔

اس قسم کی باتوں سے ظاہر ہے کہ دشمن اپنی کمزوری کو محسوس کر کے مختلف پہلو بدل رہا ہے۔ اور مالی ترغیب اور سرکردہ لوگوں کے اثر و رسوخ سے کام لینے کے علاوہ ناجائز سے ناجائز طریق بھی اختیار کر رہا ہے۔ پہلے کہاں آریہ اور کہاں سناتنی۔ تحریک شدھی کا بانی تو مہاشہ شردھانند ہو اور مرتد ہونے والوں کو سناتنی بنایا جائے۔

اس قسم کی تمام چالوں میں انشاء اللہ دشمن آخر ناکام ثابت ہو گا لیکن افسوس اور رنج کا مقام یہ ہے کہ ایسے نازک وقت میں جبکہ دشمن اپنے زور کے ساتھ حملہ آور ہو رہا ہے اور ہم ہر ایک لمحہ اسکی سرکوبی اور مقابلہ کے لئے صرف کرنا چاہتے ہیں۔ بعض علماء کہلانے والے عین میدان جنگ میں ہمیں نقصان پہنچانے اور ہمارے راستہ میں رکاوٹیں حائل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اسکے متعلق مفصل الگ لکھا جائے گا۔

غلام نبی از آگرہ ۹ رمئی ۲۳ء

---

## پنجاب کے تین مشہور پیر

ایک پیر صاحب نے تو اپنی غیرت ملی کا یہ ثبوت دیا ہے کہ ہوائی جہاز میں تو دس سو دیا مگر انسداد ارتداد میں ایکسو۔ اینہم غنیمت است۔

دوسرے پیر صاحب ماہ رمضان کے بعد توجہ فرمائینگے اور دس لاکھ روپیہ اور دو سو پچاس مجاہدین بھیجینگے۔ ناظرین نوٹ کرلیں تا ایفاء وعدہ اور طاقت روحانی کا علم ہو۔

تیسرے پیر صاحب نے اپنے مریدوں کی اور بار کی درخواست پر یہ اعلان کر دیا ہے کہ اگر کوئی مرید میرا چندہ دینا چاہے تو اجازت ہے

[illegible]

625

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## ہندوؤں کے مسلمانوں کے خلاف خوفناک ارادے

## کیا مسلمان بیدار ہونگے؟

ہندوؤں کی فتنہ جویانہ طبیعت نے پنجاب کو مرکز شر و فساد بنا ڈالا۔ کانگریس کے لیڈر اصلاح صورت حال کے لئے پنجاب میں وارد ہوئے۔ انہوں نے مقدور بھر کوشش کی۔ مگر ہندوؤں نے جو مطلب کے پکے اور تعصب کے گھٹے ہیں۔ صاف انکار کر دیا۔ کہ کوئی ایسی بات تسلیم کریں جس میں ان کا فائدہ نہ ہو۔ یہ تعصب دیکھ کر مسلمانوں نے بھی اپنی تکالیف پیش کیں۔ اب ان صلح خواہوں نے ایک مشترکہ اعلان شایع کیا ہے۔ گو اس میں ہندوؤں کی شرارتوں پر پردہ ڈالا گیا ہے مگر ان کی شرارتوں کی اتنی کثرت ہے کہ چھپانے کے باوجود نکلی جاتی ہیں۔ اس رپورٹ کا وہ حصہ ذیل میں نقل کیا جاتا ہے۔ جو موجودہ تحریک شدھی اور ہندو سنگھٹن سے متعلق ہے۔ جسے پڑھ کر قارئین کرام ہندوؤں کے فاسد ارادوں کا راز طشت از بام ہو جائیگا۔ اس اعلان کے شایع کرنے والے مسٹر سی آر داس مولوی ابوالکلام آزاد۔ مسز سروجنی نیڈو۔ حکیم اجمل خان پنڈت موتی لال نہرو ہیں:-

"ہمیں اطلاع دی گئی۔ کہ بعض دیہات میں جہاں ملکانہ راجپوت بہ تعداد کثیر شدھ ہو گئے ہیں۔ ان چند مردوں اور عورتوں کو جو شدھ نہیں ہوئے نہایت مذموم طریقہ پر تنگ کیا گیا ہے۔ ہم یکجا بیٹھے ہوئے تھے۔ کہ ظلم اور بدسلوکی کے چند واقعات ہمارے سامنے بیان کئے۔ اس قسم کی اور مثالیں بھی مولانا ابوالکلام آزاد کے سامنے بیان کی گئیں۔ ہمیں افسوس ہے۔ کہ ان کے متعلق دونوں جماعتوں کے سامنے موقع پر تحقیقات کرنے کے لئے ہمارے پاس وقت نہیں تھا۔ لیکن یہ شکایات ان ملکانوں نے کیں۔ جو شدھی کے متعلق اچھے خیالات نہیں رکھتے۔ اس سے ظاہر ہے کہ کم از کم ان کے دلوں میں بدسلوکی کا بہت خطرہ ہے ایک مہاشے نے شدھی کی زیادہ تر رسوم ادا کی ہیں۔ انھوں نے ہمارے سامنے تسلیم کیا کہ میں نے اس قسم کے ایک دو واقعات سنے ہیں۔ لیکن ان واقعات کی تصدیق کرنے یا ان کے انسداد کے لئے کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ جو لوگ شدھی کا کام کرتے ہیں۔ ان سب کو ہم یہ بات سمجھانا چاہتے ہیں کہ جو ملکانے ان کی تعلیم کو قبول نہیں کرتے۔ اور وہ لوگ جو شدھ ہو گئے ہیں۔ یا وہ لوگ جو شدھی کے پرچار میں مصروف ہیں۔ کسی قسم کی تکلیف نہ دینے پائیں۔ شدھی کے کارپردازوں کو اس امر کا پورا خیال رکھنا چاہیئے۔ اور اس نوعیت کے انسداد کے لئے موثر تدابیر اختیار کرنی چاہئیں۔

ہندو سنگھٹن ایک اور تحریک ہے جو کسی حد تک شدھی سے وابستہ ہے۔ اور جس کے خلاف معقول طور پر کوئی اعتراض نہیں کیا جا سکتا۔ بشرطیکہ اس کا مقصد وہی ہو۔ جو اس کے نام سے ظاہر ہے یعنی ہندو سوسائٹی کو ایک نظام میں لانا۔ در حقیقت ہماری رائے میں اس موقع پر ہندوستانی قوم کی ترقی کے لئے ہندو سنگھٹن اور مسلمان سنگھٹن دونوں کی بہت ضرورت ہے۔ لیکن اس قسم کے نظام ایسی جماعتی شکل اختیار کر لیتے ہیں کہ طرفین ایک دوسرے کے مخالف ہو جاتے ہیں۔ اور ہمارے پاس یہ شبہ کرنے کی وجہ موجود ہے کہ ہندو سنگھٹن میں اس قسم کا میلان پیدا ہو رہا ہے۔ مسلمان اس تحریک کو ایک ایسی تحریک سمجھتے ہیں۔ جو خاص طور پر ان کو نقصان پہنچانے کے لئے جاری کی گئی ہے چنانچہ انھوں نے بھی اسی قسم کی ایک جوابی تحریک جاری کر دی ہے۔ اسمیں شک نہیں کہ اس قسم کی تحریکیں جب غلط اصول پر چلائی جائیں۔ تو ان سے فرقہ وار اختلافات زیادہ سخت اور پائدار ہو جاتے ہیں"

---

## احمدی احباب توسیع اشاعت الفضل میں خاص کوشش فرمائیں

## جماعت احمدیہ اپنا فخر سمجھتی ہے کہ اس کا مال و جان اسلام کے لئے خرچ ہو۔

نادان دشمن کا قاعدہ ہے کہ وہ اپنے اوپر مخالف کو قیاس کر سکتا ہے۔ جناب چودہری فتح محمد خان صاحب ایم اے امیر وفد المجاہدین قادیان نے ایک چٹھی اخبارات میں شایع کرائی تھی۔ جس میں آپ نے ملکانہ کی صورت حالات کے متعلق تصریح کی تھی۔ ۳ مئی کے کیسری لاہور نے اس چٹھی کو شایع کیا ہے۔ اسمیں ہر ایک عبارت جو خطوط وحدانی میں ہے اور اس کے آخر میں ایڈیٹر لکھا ہے۔ ایڈیٹر کیسری کی ہے باقی مضمون چودہری صاحب کا ہے۔

"مولانا فتح محمد صاحب ایم اے آگرہ سے دعوت اسلام کو لکھتے ہیں۔ کہ اگرچہ اسوقت تک آریوں کے فتنہ ارتداد کو بالکل نہیں روکا جا سکا۔ اور اسکی وجوہات وہی ہیں جو کئی بار بیان کی جا چکی ہیں (اور بھولے بھالے مسلمانوں سے روپیہ بٹورنے کے لئے ہر موقعہ پر بیان کی جاتی رہینگی۔ ایڈیٹر) لیکن ہم نے خدا کے فضل سے بڑی حد تک اس امر سے واقفی بہم پہنچائی ہے (گیارہ ہزار ملکانوں کے برادری میں پرویش کرنے کے بعد تک بھی واقفیت مکمل نہیں ہوئی۔ اور نہ تا قیامت ہونے کی امید ہے ایڈیٹر) جن کے ذریعہ فتنہ کو دبانے میں کامیابی ہو سکتی ہے (این خیال است و محال است و جنون۔ ایڈیٹر) اور ہم امید کرتے ہیں۔ کہ اگر ہمارے راستہ میں کوئی اندرونی روکاوٹیں حایل نہ ہو گئیں جس کے افسوسناک آثار ظاہر ہو رہے ہیں (حیلہ جو را بہانہ بسیار۔ ایڈیٹر) اور اطمینان کے ساتھ کام کرنے دیا گیا۔ تو جلد کامیابی ہو جاویگی (منہ دھو رکھو ایڈیٹر) اور مسلمان جن کے دل ارتداد کے طریق سنکر مغموم ہو رہے ہیں۔ عنقریب خوشی اور مسرت کی خبریں سنینگے (دل کے خوش کرنے کو غالب یہ خیال اچھا ہے۔ ایڈیٹر) انشاء اللہ تعالیٰ۔ میں نے اسلئے گذارش کی ہے کہ میرے مسلمان بھائی فتنہ ارتداد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی خبریں سنکر نہ تو گھبرائیں اور نہ بے دل ہوں۔ روپیہ کم موصول ہوتا ہو گا۔ سیدھے سادھے مسلمانوں کو پھانسنے کے لئے حکمہ ہے جس سے انہیں بچنا چاہیئے۔ "ایڈیٹر"

اس کے جواب میں ہم کہتے ہیں کہ احمدی جماعت کے متعلق ایڈیٹر کیسری کا ظالمانہ فیصلہ بہت ہی قابل نفرت ہے۔ جب تک اس کو رپورٹ نہ بتائی جائے۔ وہ روپیہ نہیں دے سکتی۔ بلکہ واقعہ ہے کہ بلا استثنا احمدی کے ہر ایک فرد کی یہ دلی خواہش اور سچی تمنا ہے۔ کہ اس کے مال کا آخری پیسہ اور اس کی زندگی کا آخری سانس تک خدمت اسلام میں صرف ہو۔ وہ اپنے امام کا احسان سمجھتے ہیں۔ کہ وہ ان کے مال اور ان کی جانی خدمات کو قبول کرے۔ اور وہ اپنے بھائیوں کو اپنا محسن سمجھتے ہیں۔ جو میدان تبلیغ میں کام کر رہے ہیں۔ کیا جماعت کو اس پیسے اخبار نے بخیل اور کنجوس بنیوں کی طرح خیال کیا ہے۔ کہ جب تک ان کے مفسدہ پرداز اور افترا باف اخبارات کذب آرائی سے بار بار جوش نہ دلائیں۔ تو وہ ان کو پیسہ نہیں دیں گے۔ ہمارے مبلغین اگر ایک بھی اطلاع نہ دیں تو بھی ہم ان کے رستہ میں اسی طرح قربان ہونگے۔ اور اپنا مال ان کے کام میں آسانی پیدا کرنے کے لئے بہائینگے جس طرح اعلانات کرتے ہوئے بہانا چاہیئے۔ ہماری جماعت مستغنی ہے کہ اسکو اعلان کے ذریعہ بتایا جائے یا نہ بتایا جائے۔ کیونکہ وہ کام کرنیوالی جماعت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ ہمارے مبلغین کو آریوں کی طرح اس بات کی ضرورت نہیں کہ وہ جھوٹ موٹ کی خبریں شایع کریں۔ تب ہی ان کو پیسہ مل سکتا ہے۔ اور اگر جھوٹ نہ پھیلائیں تو ان کو پیسہ نہیں مل سکتا۔ ان کی خدمات خدا کے لئے ہیں۔ پیسوں کے لئے نہیں۔ کیونکہ وہ اپنے پیٹ سے کس کر خدمت اسلام کر رہے ہیں نہ کہ تنخواہیں لے کر ::

**تصحیح:** پچھلے اخبار پر ۲۳ مئی تاریخ غلط لکھی گئی تھی۔ احباب ۱۰ مئی بنالیں ::

## نیوگ کا مسئلہ آریوں ہی کا نہیں ہے سناتنیوں میں بھی مروج

آریہ قوم بڑی ہی غیرت مند ہے کہ نیوگ جیسی حیاسوز اور غیرت کش اور دشمن انسانیت گندگی کو گلے سے لگائے ہوئے ہے۔ نہیں معلوم کہ ستیارتھ پرکاش کے مصنف نے آریہ قوم سے کب کا عناد لیا تھا کہ نیوگ جیسی آوارگی کی رسم میں آریوں کو مبتلا کر دیا۔ آج تک تو یہی کیفیت تھی۔ کہ سناتنی پنڈت اس کی مخالفت کیا کرتے تھے۔ مگر معلوم ہوتا ہے۔ کہ بعض سناتنی پنڈتوں کو نیوگ مرغوب ہو چلا ہے۔ گو یہ آریوں کا بیان ہے۔ مگر چونکہ آج کل سناتنی اور آریہ ایک ہو گئے ہیں۔ اس لئے غالباً آریہ اخبارات نے حسب معمول جھوٹ سے کام نہ لیا ہو گا۔ اس لئے ہم ذیل میں آریہ گزٹ کا وہ نوٹ نقل کرتے ہیں جو اس نے بعنوان "ایک سناتن دھرمی پنڈت اور مسئلہ نیوگ" شایع کیا ہے۔ اور وہ یہ ہے:۔

"گذشتہ ایت وار کو سناتن دھرم مندر کانپور میں آریہ کمار سبھا اور سناتن دھرم کمار سبھا کے درمیان اس مضمون پر بحث ہوئی۔ کہ:۔ "سناتن دھرم کیا ہے؟" سناتن دھرم کی طرف سے سناتن دھرم کالج کے پروفیسر پنڈت وشنو شرما جی اور آریہ کمار سبھا کی طرف سے دیانند کالج کے پرجوش نوجوان مہاشہ رام چرن جی سپیکر تھے۔ بحث ہوتے ہوتے مسئلہ نیوگ پر آگئی۔ اور قریباً سارا وقت اسی مسئلہ کے حل کرنے میں صرف ہو گیا۔

پنڈت وشنو شرما جی ایک روشن دماغ غیر متعصب اور صاف دل آدمی ہیں۔ ان کی صاف گوئی اور ایمانداری کی جس قدر تعریف کی جائے کم ہے آپ نے بھری سبھا میں یہ فرمایا کہ:۔

"نیوگ آپت کال کا دھرم ہے۔ شاستروں کے مطابق ہے۔ یہ رسم اسوقت جاری تھی۔ جبکہ بھارت میں اعلیٰ چال چلن والے اور رشی منی رہتے تھے۔ کوئی سناتن دھرمی اس کے خلاف نہیں ہے۔

لیکن موجودہ وقت میں یہ رسم جاری نہیں کرنی چاہیئے کیونکہ اب ایسے چال چلن والے آدمی اس دیش میں نہیں ہیں۔ اور شاستروں نے کلجگ میں اسکی مخالفت کی ہے۔ مگر یہ بالکل صحیح ہے کہ پراچین سمے میں اس پر عمل ہوتا تھا۔ اور شاستروں کے مطابق یہ رسم ٹھیک ہے۔ پنڈت جی کی اس صاف بیانی اور صداقت پسندی کے متعلق کچھ نہیں لکھنا چاہتا۔ "ملاپ" کے ناظرین خود اپنے لئے نتیجہ نکال سکتے ہیں"

اب ہم منتظر ہیں کہ جس طرح آریہ اخبارات میں اس قسم کے اعلان شایع ہوتے رہتے ہیں کہ "کنیا کے لئے ور کی ضرورت ہے" اور "اتنی بیوگان کے لئے بروں کی ضرورت ہے"۔ اور پھر اعلان کیا جاتا ہے کہ ہندو سوسائیٹیوں نے اسقدر بیوہ عورتوں کی شادی کرائی ہے۔ اسی طرح حسب تعلیم پنڈت دیانند کہ نیوگ اور شادی ایک چیز ہیں۔ نیوگ کرانے والی اور نیوگ کرنیوالے مردوں کے بھی اعلان اخبارات میں کرنے شروع کرتے ہیں ::

## آریوں اور مسلمانوں کی جدوجہد

۲۷ اپریل کے نجات بجنور نے ایک مضمون عنوان بالا سے لکھا ہے کہ اسمیں ہندوؤں کی طرف سے اسلام کے خلاف جدوجہد ہو رہی ہے۔ اس کا ذکر کرنے اور سر آغا خان صاحب کے مریدوں کے مسلمان ہونے کے متعلق ایک ہندو اخبار کی رائے نقل کرنے کے بعد لکھا ہے کہ:۔

"مسلمانوں کی مذہبی حمیت اور جوش مذہبی کا اندازہ یہ ہے کہ صرف قادیانی جماعت کے ڈیڑھ سو مبلغین تین ماہ تک بغیر کسی معاوضہ اور اپنے ذاتی خرچ پر کام کر رہے ہیں۔ علاوہ دو سو مبلغ آمادہ کار ہیں۔ ان مجاہدین میں زمیندار علما۔ وگریجوایٹ اخبار نویس اور جج شامل ہیں۔

* اب ۲۱۰ (الفضل) ۔

مبلغین کی یہ تعداد ان تعداد کے علاوہ ہے۔ جو مجلس نمائندگان تبلیغ کی ماتحتی میں رقبہ ارتداد میں مصروف جدوجہد ہیں۔ یہ حضرات متھرا۔ آگرہ۔ فرخ آباد۔ مین پوری۔ اٹاوہ۔ ایٹہ اور دیگر مقامات میں خدمت اسلام بجا لا رہے ہیں۔ مجلس نے اضلاع آگرہ۔ متھرا۔ علی گڑھ اور ایٹہ میں ۲۳ مدرسے مسلم راجپوت بستیوں میں قائم کئے ہیں ::

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# خطبہ جمعہ

## قبولیتِ دُعا کے خاص ایام

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ

(۱۱- مئی ۱۹۲۳ء)

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ:-

رمضان کا مہینہ باقی مہینوں میں خصوصیت رکھتا ہے۔ اور جمعہ کا دن باقی دنوں میں خصوصیت رکھتا ہے اور جمعہ کے بعد کا وقت اور خطبہ کا وقت اور نماز کا وقت یہ سب اوقات اپنے اندر خاص خصوصیتیں رکھتے ہیں اور پھر ہماری جماعت بھی ایک خصوصیت رکھتی ہے۔ وہ یہ کہ باقی سب جماعتیں خدا کے پیغام اور اس کے پیغامبر کی منکر ہیں۔ ہماری جماعت نے خدا کے آخری فرستادہ کو قبول کیا ہے۔ پس آج کا دن ایک خاص دن اور آج کا وقت ایک خاص وقت اور یہ مہینہ ایک خاص مہینہ ہے۔ غرض یہ ایام خصوصیتوں کے ایام ہیں اور ان میں اس قدر خصوصیتیں جمع ہوئی ہیں کہ ان اوقات میں جو خدا کے فضل کی بارش ہو رہی ہے۔ ہمیں اس سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو لیلۃ القدر کی تشریح فرمائی ہے۔ اس کی وجہ سے بھی لوگوں نے آپ پر کفر کا فتویٰ لگایا ہے۔ آپ نے فرمایا ہے۔ کہ لیلۃ القدر سے مراد مامور کا زمانہ ہے لیلۃ القدر وہ بھی ہے۔ جو رمضان میں آتی ہے ورنہ ایک ماموری کا زمانہ ہوتا ہے۔ جسمیں قوموں کے عروج و زوال کے متعلق اندازہ کیا جاتا ہے کہ کونسی قوم اونچی کی جائے۔ اور کونسی نیچی۔ مامور کا زمانہ تاریکی کا زمانہ ہوتا ہے۔ اس کے آنے سے قوموں کی قسمتوں کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔ چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کی لیلۃ القدر کو دیکھو۔ کتنی قوموں کا اسمیں فیصلہ کیا گیا۔ روم کی سلطنت جو نصف حصہ دنیا پر متصرف تھی اور کسریٰ کی سلطنت جو دوسرے نصف پر اثر رکھتی تھی دونوں کے متعلق فیصلہ کیا گیا۔ یہ بلند و بالا سلطنتیں پست کی جائینگی۔ اور عرب کے ننگے بھوکے لوگ گو (دفتیں) کے کھانیوالے۔ شراب میں مست رہنے والے۔ فتنہ و فساد کے لئے آمادہ۔ جن کے اخلاق بدترین تھے۔ دنیا میں بلند کئے جائینگے۔ ان بداخلاقوں میں اتنا تغیر کیا جاویگا کہ وہ دنیا کے معلم ہو سکیں۔ ننگے پھرنے والے دنیا کے حاکم ہونگے۔ یہ رسول کریم ؐ کے زمانہ کی لیلۃ القدر تھی۔

یہ راتیں بارہا آتی رہی ہیں۔ اور اُمت محمدیہ کے تمام مجددوں کے زمانہ میں آتی رہی ہیں جنہیں چھوٹے بڑے اور بڑے چھوٹے کئے جاتے رہے ہیں لیکن ان مجددوں کے زمانہ میں لیلۃ القدر کا ظہور عظیم نہ ہوا تھا جیسا کہ آج مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ہوا ہے۔ اس لیلۃ القدر میں ساری دنیا کے متعلق فیصلہ کیا گیا ہے اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیئے بھی مقرر کیا گیا۔ کہ اس زمانہ میں بھی بعض قومیں مٹائی جائینگی۔ بعض بڑھائی جائینگی ؞

پس یہ زمانہ اپنے اندر خاص خصوصیات رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہم لوگوں کو بلا استحقاق کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کر دیا۔ اور اس طرح اس لیلۃ القدر میں ہونیوالے فیصلہ کا بہترین حصہ ہمیں نصیب کیا۔ اب اس کے متعلق جو دوسرے انعامات ہیں۔ وہ کب ملینگے۔ ان کا تعلق ہمارے اعمال سے ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کے فوائد دنیا کو دکھائیں۔ اپنے نفوس میں تغیر پیدا کریں۔ اور ان صداقتوں کو پھیلائیں جو ہمیں مسیح موعودؑ کے ذریعہ ملی ہیں۔ خدا سے دعا کریں۔ کہ ہمیں ان صداقتوں کا وارث بنائے۔ جن کا اسکی طرف سے وعدہ ہے ؞

یہ بابرکت گھڑیاں ہیں۔ رمضان کا مہینہ بابرکت ہے۔ جمعہ کو ممتاز کر کے بیان کیا گیا ہے۔ اس لئے ہماری جماعت کو چاہیئے۔ کہ ان گھڑیوں سے فائدہ اُٹھائے۔ یہ دن سال میں ایک دفعہ آتا ہے۔ پس یہ قبولیت دُعا کی گھڑیاں ہیں۔ ان سے جہاں تک فائدہ ہو سکے اُٹھانا چاہیئے ؞

یہ سال خصوصیت سے ہماری جماعت کے لئے بہت اہم ہے اس سال میں ہماری خطرناک جنگ شروع ہے۔ اگرچہ جنگیں تو ہمیں پہلے بھی آئی ہیں مگر ایسی نہیں۔ اگر ظاہری حالات کو دیکھا جائے۔ تو معلوم ہو گا۔ کہ یہ ہمارے گرنے کے دن ہیں۔ مگر جن جماعتوں کی زندگی خدا کیلئے ہو وہ ہلاک نہیں ہوا کرتیں ؞

پس یہ خطرناک لڑائی کے دن ہیں۔ ادھر ہمیں یگانہ قوم (مسلمانوں) نے اسوقت چھوڑ دیا۔ گو علماء نے ہماری مخالفت کی ہے مگر طبقہ عوام ہمارے ساتھ ہے۔ اور انکی آنکھیں کھل رہی ہیں کہ دین کا کام کرنیوالے کون ہیں۔ اور یہ ہمارے لئے خوشی کی بات ہے۔ کیونکہ یہی طبقہ ہوتا ہے جس کے راہ پانے کی اُمید ہوتی ہے۔ کیونکہ مسلمانوں کی ان حالات نے آنکھیں کھول دی ہیں۔ کہ جو دین کی خدمت کریں۔ ان کی قدر کرنی چاہیئے۔ یہ احساس ہمارے لئے خوشی کا باعث ہے ؞

گلے کے شدید درد کے باعث میں زیادہ نہیں بول سکتا۔ یہ اہم مضمون ہے۔ مگر ہماری جماعت کے لئے دُعا کے مضمون کی اہمیت معلوم کرنے کے لئے بڑے لمبے چوڑے بیان کی ضرورت نہیں۔ تاہم میں موقع کی اہمیت کے لحاظ سے ادہر توجہ دلاتا ہوں۔ آج بھی۔ اور یہ رمضان کا آخری عشرہ ہے۔ اس میں خاص طور پر دُعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ ہماری کمزوریاں دُور کرے۔ اور دُعا کریں کہ ہم ان وعدوں کو پُورا ہوتا ہوا اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں۔ اور ہمارے ہاتھ سے اسلام کی فتوحات ہوں۔

آمین ثم آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# ہندو قوم کے دو بڑے محسن

(از نوشتہ شیخ غلام فرید صاحب بی اے)

سنہ ۱۹۲۱ء کے آخر میں ہندوستان ایک نہایت عظیم الشان سیاسی انقلاب میں سے گذر رہا تھا۔ سیاست کے بڑے بڑے ماہر بھی نہیں کہہ سکتے تھے کہ آئندہ چار پانچ مہینوں میں ملک کی کیا حالت ہوگی۔ مسٹر گاندھی قریب مستقبل میں سوراج کے یقینی وعدے دے رہے تھے۔ اور عدم تعاونی اصحاب کے اقوال کے مطابق ملک نہایت تیز رفتار سے منزل مقصود کی طرف قدم بڑھائے جا رہا تھا۔ اور سوراج کا حاصل کرنا سالوں سے ہٹ کر چند مہینوں یا ہفتوں کی بات رہ گئی تھی۔ اور اس جوہر مقصود کو حاصل کرنے کی خاطر ملک کے بہترین دماغ کا ایک کثیر حصہ جیل کی صعوبتیں جھیلنے میں خوشی محسوس کر رہا تھا۔ کہ یکایک اوائل سنہ ۱۹۲۲ء میں مسٹر گاندھی کے بردولی کے ریزولیوشن سے ملک کا جوش سکون سے بدل گیا۔ مسٹر گاندھی تو جیل میں چلے گئے۔ اور ملک کی سیاست کی باگ ڈور ایسے لیڈروں کے ہاتھوں رہ گئی جنہیں سے بعض اپنی قوم کی محبت میں ایسے اندھے ہو رہے تھے کہ ملک کے مفاد کو اپنی قوم کے مفاد پر قربان کرنے میں راحت حاصل کرتے تھے۔ احمد آباد میں جب مسٹر گاندھی کو حکم قید سنایا گیا۔ تو پنڈت مالویہ نے ان سے کہا کہ آپ دیکھیں گے کہ آپ کی غیر حاضری میں میں کس طرح آپ کے کام کو جاری رکھتا ہوں۔ مگر ہندوستان کے اس مشہور پنڈت نے تمام ہندوستان کے سامنے جیل میں جانیوالے مہاتما سے جھوٹ بولا۔ اور مسٹر گاندھی کی سی تحریک کو ترقی دینا تو درکنار ان کے جاری کردہ کام کا ستیاناس کر دیا۔ اور سوراج کی عمارت کے چار ستونوں میں سے سب سے اہم اور زبردست ستون کو نہایت بیدردی سے گرا دیا۔ اور اگر مسٹر گاندھی ہندوستان کی سیاسی خواہشات کے صحیح ترجمان تھے۔ تو ان کے کام کو برباد کر کے پنڈت جی نے یقیناً ہندوستان سے غداری کی۔ کیونکہ ان کوششوں کا آغاز جن کی وجہ سے ہندوستان کی نجات کی عمارت کا بنیادی پتھر ہندو مسلم اتحاد آج حقیقت کی بجائے محض ایک خیال رہ گیا ہے۔ مسٹر مالویہ سے ہی ہوا۔ مسٹر گاندھی کی قید کے چند ماہ بعد محرم کے دنوں میں ملتان میں فساد ہوا۔ جس کی نسبت مشہور کیا گیا ہے۔ کہ اس فساد میں مسلمانوں نے ہندوؤں پر کچھ زیادتی کی۔ مگر پنڈت مالوی جو کہ ہمیشہ سے مسلمانوں سے بدظن رہے ہیں۔ ان فسادات کی تحقیقات کے بعد جو انہوں نے بمعیت حکیم اجمل خان صاحب کی لاہور تشریف لائے۔ اور آتے ہی آپ نے ہندو قوم کو یہ سبق پڑھایا۔ کہ ہندوستان کے سات کروڑ مسلمانوں کے مقابلہ میں تم ۲۲ کروڑ ہو۔ مگر تم "کمزور" ہو۔ گو تم مسلمانوں سے بہت زیادہ مالدار ہو (اور تمہارے بے رحم مردم کش سود خوار مہاجنوں نے کتنی غریب مسلمان گھرانوں کو برباد کیا ہے۔) مگر تم "کمزور" ہو۔ گو تجارت میں۔ ملازمت میں۔ صنعت و حرفت میں تم مسلمانوں سے کہیں آگے ہو۔ مگر تم "کمزور" ہو۔ اور گو ہندوستان کے بدنصیب مسلمانوں پر تمہیں انگریزوں سے کم حکومت حاصل نہیں۔ مگر پھر بھی تم کمزور ہو۔ کیونکہ فسادات ملتان میں مسلمانوں نے ایک حد تک تم پر زیادتی کی ہے۔ اس کمزوری کو دور کرنے کے لئے تمہیں ایک منتظم، منضبط، طاقتور جماعت بنا چاہیئے۔ ہندو سنگٹھن کی بنیاد رکھی گئی۔ اور پنجاب کے ہندوؤں میں جن کے دل فسادات ملتان کی وجہ سے مسلمانوں سے مکدر ہو چکے تھے۔ پنڈت جی کی مہربانی سے ایک زبردست خواہش انتقام پیدا ہوئی۔ مگر پنڈت جی مہاراج اس سنگٹھن کی بنیاد رکھتے ہوئے اس بات کو بھول گئے۔ کہ جب اس سنگٹھن کی عدم موجودگی میں ان کے بھائی بندوں نے بے گناہ مسلمانوں پر کٹار پور۔ آرہ۔ شاہ آباد وغیرہ مقامات پر انسانیت سے گرے ہوئے مظالم کئے۔ تو اس سنگٹھن کے وجود میں آنے کے بعد وہ کیا کچھ نہ کرینگے۔ اور اس اتحاد کا کیا انجام ہوگا جس کی خاطر مسٹر گاندھی۔ علی برادران۔ مولانا ابو الکلام آزاد۔ لالہ لاجپت رائے۔ مسٹر سی۔ آر داس۔ پنڈت نہرو۔ ڈاکٹر کچلو وغیرہ جیل میں گئے۔ مگر مالویہ کو انتقام مدنظر تھا۔ وہ اپنی قوم کی خاطر سوراجیہ کو قربان کرنے کو تیار تھے۔ وہ ملتان کے بدلہ میں کٹارپور کے خونی منظر کو دوبارہ ہندوستان میں دیکھنا چاہتے تھے۔

پس اس سنگٹھن کا وہی نتیجہ ہوا۔ جو قدرتی طور پر ہونا چاہیئے تھا۔ پنجاب میں اس "غریب کمزور قوم" نے جہاں ان کی آبادی بھی مسلمانوں سے بہت کم ہے۔ ایک سے زیادہ مقامات پر فسادات ملتان کا بدلہ لے لیا (ہندوستان کے دوسرے حصص میں جہاں مسلمان آٹے میں نمک کی مثال ہیں۔ مسلمانوں کا "اس غریب کمزور قوم" کے ہاتھوں کیا حال ہوگا۔ وہ زمانہ خود دکھائیگا) مسٹر گاندھی اور مسٹر محمد علی کی چار سالہ کوششیں برباد ہو گئیں۔ ہندو مسلم رشتہ ٹوٹ گیا۔ عدم تشدد اور اصول آہنسا کی جس پر ہندو قوم کو بڑا ناز تھا۔ ہندوؤں کے ہاتھوں مٹی پلید ہوئی۔ سوراج خواب و خیال ہو گیا۔ اور برٹش گورنمنٹ ہند میں پنڈت جی مہاراج کی مہربانی سے اس سے آج بہت زیادہ طاقتور ہے۔ جو اس سے تین سال پہلے تھی۔ پنجاب میں ہندو مسلم دشمنی کی جلائی ہوئی آگ دوسرے علاقوں میں بھی آہستہ آہستہ پہنچ رہی ہے۔ پس اگر سوراج ایک غیر محدود وقت کے لئے ناممکن الحصول ہو گیا ہے۔ اور اگر مسٹر گاندھی کو اپنی قید کے پورے پانچ سال تک ہی جیل میں رہنا پڑا۔ تو اس کا سب وبال ان کے بڑے بھائی بنارس کے پنڈت جی مہاراج کی گردن پر ہے کہ انہوں نے ہندو قوم کو تو مضبوط کر لیا۔ مگر وہ مقصد جس کیلئے ان لوگوں نے اپنے پیارے لیڈر جیل میں بھیجے۔ جس کی خاطر ہندوستان کے ۳۲ ہزار متنفس آزادی سے محروم کیے گئے۔ جس کیلئے بیوی اناؤں کے اکلوتے فرزند اور نوجوان عورتوں کے پیارے خاوند ایک مدت مدید کیلئے ان سے جدا کیے گئے۔ برباد کر دیا۔ تباہ کر دیا۔ اس کی خاک اڑا دی۔ مگر میں آگے چلکر بتاؤں گا کہ تحریک ہندو سنگٹھن سے اتحاد کے پھلدار درخت پر تبر رکھ کر مالویہ نے ہمارا نہیں۔ بلکہ اپنا نقصان کیا ہے۔ مگر ابھی مجھے ہندو قوم کے دوسرے محسن لالہ منشی رام جی مہاراج کے متعلق کچھ کہنا ہے۔ یہ وہ صاحب ہیں۔ جو مسلمانوں کے پنڈت مالویہ سے بھی زیادہ دشمن ہیں۔ کیونکہ یہ اس مرشد کے چیلے ہیں کہ جنکی زندگی کا واحد مقصد بنی نوع انسان میں نفرت پھیلانا دوسرے مذاہب کے مقدس پیشواؤں کی پاک ترین زندگی پر شرافت سے گرے ہوئے الزام لگانا تھا۔ وہ جنکی صحبت میں جتنا کوئی زیادہ رہا اتنا ہی زیادہ زبان دراز ہوا۔ مہاشہ منشی رام جی ہمیشہ اس تاک میں رہتے کہ کس وقت وہ مسلمانوں سے اعلان بیزاری کریں۔ اور اسوقت کی تیاری میں سکھوں کی ہمدردی حاصل کرنے کے لئے جا رہے ہیں۔ مہاشہ جی کو سکھوں سے ہمدردی نہ تھی۔ نہ ہو سکتی تھی۔ کیونکہ جس مرشد نے اپنی مایۂ ناز کتاب میں سکھوں کے مقدس پیشوا حضرت باوا نانک صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو گالیاں دی ہوں۔ اس کا سب سے بڑا چیلہ بھلا سکھوں سے کب حقیقی طور پر ہمدردی کر سکتا ہے۔ مگر انہوں نے یہ سب کچھ اسوقت کی تیاری کیلئے کیا۔ جس سے آجکل ہندوستان گذر رہا ہے۔ لالہ منشی رام جی نے پنڈت مالویہ کی جاری کردہ کوشش کو ... کمال تک پہنچا دیا۔ اور اگر تحریک ہندو سنگٹھن کے جنم لینے کے بعد ابھی مسلمانوں اور ہندوؤں میں کچھ تعلق و محبت باقی تھی۔ تو مہاشہ جی نے تحریک شدھی کو بطور ایک سیاسی تحریک کے شروع کر کے اس رہے سہے اتفاق و اتحاد کا بھی فاتحہ پڑھ دیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# ایک دروغ بیانی کی تردید

پرتاب ۷ مئی صفحہ ۷ کالم ۴ میں ایک مضمون بعنوان "فتنہ ارتداد کی آڑ میں احمدیوں کی اشتعال انگیز تقریریں" شائع ہوا ہے جسمیں کوئی غیر ذمہ دار شخص کلیان سنگھ اکالی نے لائل پور کی احمدی جماعت پر ہندوؤں کے مذہب پر طرح طرح کے حملے کرنے کا الزام لگاتے ہوئے یہ بے بنیاد خبر شائع کی ہے کہ امرت سر کے فساد کے موجب بھی احمدی صاحبان ہیں اور لائل پور میں احمدیوں کے لیکچروں سے شہر میں باہمی جوش پھیلا ہوا ہے اور روزمرہ کوئی نہ کوئی ایسی افواہ اُڑتی رہتی ہے کہ مسلمان عید پر لڑائی کرینگے۔ کوئی کہتا ہے ہندوؤں نے گتکہ بازی شروع کردی ہے ہندو مسلمانوں کا مقابلہ کریں گے۔

چونکہ نام نہاد اکالی صاحب نے سراسر دروغ بیانی سے کام لیا ہے اسلئے اسکی تردید لازمی ہے۔ اسمیں شک نہیں کہ احمدیوں نے "فتنہ ارتداد" اور "فضیلت اسلام" ہر دو مضامین پر لیکچر دیئے ہیں مگر انہیں اشتعال انگیز قرار دینا صریحاً غلط ہے۔ ہاں آریہ سماج نے لائلپور میں پنڈت دھرم بھکشو کو بلا کر اسلام اور بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات پر ناجائز حملے کرائے ہیں۔ پنڈت صاحب نے تقاریر کے دوران میں کبھی کہا کہ مسلمانوں کا بہشت قمار خانہ ہے جہاں زنا کاری اور اغلام ہوگا۔ کبھی کہا مسلمانوں کا خدا دوزخ میں ٹانگ رکھے گا تو اسے ہندو اُسکی ٹانگ پکڑ کر گھسیٹ لینا۔ کبھی یہ کہہ کر مسلمانوں کا دل دکھایا کہ محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) (نعوذ باللہ) آریہ تھے اور اُنھوں نے سر پر چوٹی رکھی ہوئی تھی مسلمانوں کا خدا ظالم، مکار اور نابینا ہے۔ پنڈت لیکھرام میرزا صاحب کی سازش سے قتل ہوئے ہندو لیکھرام کے خون کا بدلہ لینا چاہیئے۔ تعدد ازدواج محرب اخلاق ہے وغیرہ وغیرہ۔ غرضیکہ چار پانچ دن پنڈت صاحب نے ہندو مسلمانوں کے درمیان منافرت پیدا کرنے اور مسلمانوں کی طبائع کو مشتعل کرنے میں کوئی دقیقہ اُٹھا نہ رکھا۔

باوجودیکہ ہمنے ایک خط کے ذریعہ پنڈت صاحب کو ایسے رویہ کے اختیار کرنے سے روکا اور کانگرس کمیٹی کے کارکنان لالہ ترلوک ناتھ بی اے و لالہ چوہدار ام صاحبان کو بھی ہمارے ایک معزز احمدی نے اس ناپاک و اشتعال انگیز رویہ کی طرف توجہ دلاکر اپنے فرض کو ادا کر دیا مگر پنڈت صاحب باز نہ آئے۔ سنا گیا ہے کہ گوجرہ اور ٹوبہ ٹیک سنگھ میں بھی آریوں کی طرف سے اشتعال انگیز تقاریر میں اسلام پر ناجائز حملے کئے گئے

احمدیوں پر ہندو مذہب پر حملے کرنیکا الزام لگانا بے بنیاد ہے۔ لائلپور میں بالکل امن وسکون ہے۔ لڑائی وغیرہ کی تیاری کی کوئی افواہ سننے میں بھی نہیں آئی اکالی صاحب نے سفید جھوٹ بولکر بیرونجات میں غلط فہمی پھیلانے کی کوشش کی ہے۔ گو پنڈت دھرم بھکشو نے اسلام پر ناپاک حملے کئے مگر مسلمانوں نے تحمل اور صبر سے کام لیا۔ جب پنڈت صاحب دل کھول کر محمد رسول اللہ (فداہ روحی) صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کر چکے تو بعض مسلمانوں کے کہنے پر اور خود اپنے فرض کی شناخت کرتے ہوئے ہمنے چار پانچ دن گول باغ میں ان تمام لغو اور دل فرسا اعتراضات کا جواب دیا جو پنڈت صاحب اپنے متعدد لیکچروں میں کرتے رہے۔ ہمنے اپنے لیکچروں میں علی الاعلان کہدیا کہ اگرچہ پنڈت دھرم بھکشو کا رویہ سخت دل آزار تھا مگر ہم اسطرح کلام نہیں کرسکتے کیونکہ ہمارا مذہب غلط بیانی جھوٹ ناجائز اور ناپاک حملے کرنے سے منع فرماتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ کلیان سنگھ نے دھرم بھکشو کے لیکچروں میں شرکت حاصل نہیں کی ورنہ انہیں علم ہوتا کہ کسطرح پنڈت صاحب نے مسلمانوں کے دل دکھلائے اور ہندوؤں کو برانگیختہ کرنیکے لئے ایڑی چوٹی تک کا زور لگایا۔ پنڈت صاحب نے عام ہندوؤں سکھوں اور عیسائیوں کو مخاطب کرکے کہا کہ مسلمان خواہ آپ سے متفق ہیں حقیقت میں آپ کے سخت دشمن ہیں انکا اعتبار نہ کرنا چاہیئے یہ تو محض اپنے فائدہ کے لئے دوسروں سے دوستی پیدا کرتے ہیں اب بھی یہ خلافت کے تحفظ کے لئے ہندوؤں سے متفق ہوئے ہیں مگر ان کے دل متفق نہیں ہو سکتے کیونکہ ان کا مذہب بتاتا ہے لَا یَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْکٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ کہ مومن کافروں کو دوست نہیں بنا سکتے اور کافر وہ ہیں جو محمد صاحب کو (صلی اللہ علیہ وسلم) نبی نہ مانیں پھر کہا قرآن مجید میں لکھا ہے قَاتِلُوا الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَلَا بِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ الخ کہ جو لوگ اللہ اور یوم آخرۃ پر ایمان نہیں لاتے انہیں قتل کردو۔ مسلمان ہم ہندوؤں اور سکھوں کو واجب القتل جانتے ہیں۔ یہ تقیہ سے کام لیتے ہیں۔ انکی دوستی بناوٹی ہے۔ اب صاف ظاہر ہے کہ پنڈت صاحب کا ان آیات کے غلط مفہوم کو پیش کرکے ہندوؤں اور سکھوں کے دل میں مسلمانوں کی طرف سے نفرت پیدا کرتے ہوئے کسی خاص مقصد کے لئے برانگیختہ کرنے کا ارادہ تھا۔ اب کیا ہمارا فرض نہ تھا کہ قرآن شریف کے غلط مفہوم کو پیش کرکے جو تقار اور منافرت ہندو و مسلم قلوب کے درمیان پنڈت صاحب نے پیدا کی سو ان آیات کا صحیح مطلب پیش کرکے اسکا ازالہ کیا جائے ہمنے گول باغ میں محض ایسی منافرت کو دور کرنے اور اُن حملوں کا جواب دینے کے لئے لیکچر دیئے ہیں جن سے مسلمانوں کا دل دکھایا گیا۔ حیرانی کی بات ہے کہ کسی ہندو صاحب نے ہماری تقاریر کو اشتعال انگیز نہیں سمجھا مگر ایک غیر ذمہ دار سکھ صاحب منافرت پیدا کرنیکی غرض سے مشہور کرتے ہیں کہ لائلپور میں عید پر فساد کی تیاریوں کی افواہ ہے۔ ہم صداقت کو ظاہر کیئے بغیر نہیں رہ سکتے لائلپور کے ہندوؤں نے اس تحریر کو پڑھ کر نفرت کا اظہار کیا ہے۔ بعض ہندو صاحبان مقر ہیں کہ پنڈت دھرم بھکشو کا رویہ واقعی دل آزار تھا اور انہوں نے دوسرے مذہب پر حملے کرنیکے سوا اور کوئی کام نہیں کیا۔ افسوس ہے کہ فساد کے خواہشمند خواہ مخواہ غلط بیانیوں سے کام لیتے رہتے ہیں کہ ہندو مسلم اتحاد میں وسیع خلیج حائل ہوتی چلی جائے۔ اور جہاں جہاں سے فساد کی خبریں آرہی ہیں وہاں کے لوگ حالات پڑھ کر اور مشتعل ہوں۔

آخر میں اکالی صاحب مسلمانوں کو نصیحت کرتے ہیں کہ یہ صاحبان (احمدی۔ ناقل) ایسے نازک موقع پر آپکو دھوکا دے رہے ہیں اور چند غنڈوں کو شرارت کیواسطے کھڑا کرکے اپنا الو سیدھا کرنا چاہتے تھے۔ اسکے جواب میں میں قرآن مجید کی آیۃ لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الْکٰذِبِیْنَ تحریر کردینا کافی سمجھتا ہوں۔ اکالی صاحب نے یہ بھی لکھا ہے کہ مسلمان لیڈر ابتک کیوں خاموش ہیں۔ اکالی صاحب مطلع رہیں کہ چونکہ یہاں فساد کی کوئی افواہ نہیں اور نہ ہی یہاں احمدیوں نے اشتعال انگیز تقاریر کی ہیں اسلئے وہ خاموش نہ رہیں تو کیا کریں۔ میں امید کرتا ہوں کہ آریہ سماج و کانگرس کمیٹی لائلپور اکالی صاحب کی غلط بیانی کی تردید کریگی۔

قاضی محمد نذیر مولوی فاضل و منشی فاضل پریزیڈنٹ جماعت احمدیہ لائلپور ۱۰ مئی ۱۹۲۳ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# اشتہارات

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ وار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل


## تریاق چشم اور سارٹیفکٹ

نمبرا۔ نقل ترجمہ انگریزی سارٹیفکٹ سول سرجن صاحب گجرات (پنجاب) میں تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے تریاق چشم جسے مرزا حاکم بیگ صاحب نے تیار کیا ہے استعمال کیا ہے۔ میں نے گجرات اور جالندھر میں اپنے ماتحتوں (یعنی ڈاکٹروں) اور دوستوں میں بھی تقسیم کیا۔ میں نے سفوف مذکورہ کو آنکھوں کی بالخصوص ککروں میں نہایت مفید پایا۔ جیسا کہ دیگر سارٹیفکٹوں سے بھی ظاہر ہے

نمبر ۲۔ شیخ نور الٰہی صاحب ایم اے آئی ای ایس انسپکٹر آف سکولز ڈویژن ملتان تحریر فرماتے ہیں۔

مکرم بندہ ... تریاق چشم واقعی مفید ثابت ہوا ہے

نمبر ۳۔ اخبار ذوالفقار شیعہ لاہور بعنوان تنقیدیہ ایک پوڈر ہے جو ہمارے دفتر میں بغرض تنقید جناب مرزا حاکم بیگ صاحب احمدی گڑھی شاہ دولہ گجرات پنجاب نے بھیجا ہے اسکو ہمنے اپنے خاندانی ممبر بچوں پر استعمال کیا۔ بھیر لڑکے کو ایام گرمی سے آشوب کیوجہ سے ککرے پڑ گئے تھے جسکی عمر ۸ سال کی ہے تین یوم کے استعمال سے بالکل صحت ہو گئی۔ ایک اور بچہ کو عرصہ دو ماہ سے آشوب چشم تھا ڈاکٹری اور یونانی علاج سے آرام ہو جاتا تھا مگر پانچ چھ یوم کے بعد پھر وہی صورت ہو جاتی تھی۔ ایک ڈاکٹر کی رائے تھی کہ ککروں کا اپریشن کیا جاویگا۔ مگر تریاق چشم کے استعمال سے آج اسکی آنکھیں بالکل تندرست ہیں۔ ہم نے اپنی تندرست آنکھوں میں ایک سلائی لگائی جس نے نظر کو بہت فائدہ دیا۔ درحقیقت یہ دوا نہیں ہے بلکہ کسی بزرگ کی دعا ہے جو تیر بہدف کا کام دیتی ہے۔ ناظرین اسکو منگا کر ضرور استعمال کریں۔ ہمارے خیال میں اس تریاق چشم کے مقابلہ میں زود اثر آنکھوں کی بیماری کے واسطے اور کوئی دوا نہیں ہے جو بے ضرر اور فائدہ مند ہو سکے اسکے فوائد کے مقابلہ میں قیمت ۵ھ فی تولہ کی کچھ بھی حقیقت نہیں ہے اسکی ہر گھر میں رہنے کی ضرورت ہے۔ بدقسمت ہیں وہ لوگ جو اس تریاق چشم سے فائدہ نہ اٹھائیں۔ قیمت تریاق چشم فی تولہ پانچ روپیہ علاوہ محصول ڈاک وغیرہ (۵ر) بذمہ خریدار ہوگا۔

المشتہر خاکسار
مرزا حاکم بیگ صاحب احمدی موجد تریاق چشم۔ گجرات گڑھی شاہ دولہ



## موتیوں کا سرمہ

شاہی حکیم حضرت مولانا نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح اول جو علم طب کے بادشاہ تھے یہ "موتیوں کا سرمہ" آپ کا مجرب ہے اور آپ سفر و حضر میں اس سرمہ کا استعمال رکھتے تھے۔ خارش آنکھ خشک و تر۔ ضعف بصر۔ پھولا۔ ککرے۔ پانی بہنا۔ سفیدی چشم دھند جالا۔ پڑوال۔ سبل۔ ابتدائی موتیا بند۔ ناخنہ۔ غرضکہ آنکھ کی جملہ بیماریوں کے لئے اکسیر ہے۔ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کے استعمال کی حاجت نہیں رہتی۔ بچہ سے لیکر بوڑھے تک کے لئے یکساں مفید ہے اگر حسب ترکیب ایک ہفتہ کے لگاتار استعمال سے کسی صاحب کو کچھ فائدہ نہ ہو تو حلفیہ شہادۃ پر سرمہ واپس قیمت لوٹا دی جاویگی۔ اسلئے کہ امیر و غریب اس تحفہ سے بہارے لئے فائدہ اٹھا سکیں۔ قیمت صرف عہ فی تولہ علاوہ محصولڈاک۔ یہ ایک تولہ سال بھر کے لئے مفید ہے

ملنے کا پتا
مینیجر کارخانہ نور قادیان ضلع گورداسپور



## آریوں کی تردید

رمضان کی رعایت ۱۵ جون تک

ماسٹر محمد حسن صاحب بی اے قادیان سے منگوایئے

**ضرورت زمانہ** اس زبردست کتاب میں آریوں کے تمام زبردست اعتراضوں کو بہر فتار توڑا گیا ہے اعلٰی کاغذ و لکھائی حجم ۲۰۰ صفحہ۔ قیمت عہ رعایتی ۱۲ر

**تعلیم الاسلام** اس کتاب میں آریوں کے اعتراضوں کا جواب دیکر اسلام اور وید کی تعلیم کا مقابلہ کیا ہے قیمت ۸ر رعایتی ۶ر

**ضمیمہ تعلیم الاسلام** اس کتاب میں آریہ مذہب پر ہماری زبردست اعتراض ہیں جنکا جواب ناممکن ہے قیمت ۴ر رعایتی ۳ر

**مسیح موعود و علماء زمانہ** اسمیں غیر احمدی علماء کے جملہ اعتراضات بطرز سوال و جواب مع کتب ہیں جنہوں نے ہزاروں کو خدا نے ہدایت دی قیمت ہر سہ حصہ عہ رعایتی ۱۲ر

**اسلام و گرنتھ صاحب** گرنتھ صاحب کے حوالوں سے اسلام کی صداقت اور گورو نانک کا مسلمان ہونا بوعدہ انعام دو ہزار روپیہ اس کتاب سے بڑے بڑے گرنتھی ہار گئے قیمت ۴ر رعایتی ۳ر

**وفات عیسیٰ** از روئے قرآن و احادیث و تفاسیر قرآن و اناجیل

یعنا میول کا رد۔ اور انکی پر اعتراضات۔ قیمت ۱۲ر رعایتی ۲



## سانپ اور بچھو کے کاٹے سے مت ڈرو

چونکہ

## قرص دافع زہر بچھو و سانپ تیار ہو گئے ہیں

چونکہ موسم گرما میں بچھو و سانپ کی کثرت ہو جاتی ہے جس کے باعث اکثر لوگ ان کے کاٹے ہوئے زہریلے اثر سے پریشان پھرا کرتے ہیں اور بر وقت کسی مجرب دوا کے نہ ملنے سے جھاڑ پھونک کروانے پر مجبور ہوتے ہیں لیکن پھر بھی ان کی تخفیف میں کوئی خاص کمی نہیں ہوتی ہے۔ لہٰذا پبلک کے نفع و آرام کی خاطر حضرت حکیم صاحب نے یہ قرص جو کہ سانپ و بچھو کے زہریلے اثر کو دور کرنے میں نہایت مجرب ثابت ہوئے ہیں۔ اور جن کے لگاتے ہی زہریلا اثر دور ہو کر آرام ہونے لگتا ہے مشتہر کئے ہیں۔ پس ایسی نفع بخش دوا ہر ایک بال بچے والے گھر میں ہونا باعث آرام ہے۔ تا کہ وقت بے وقت رات بیرات کام آئے اور جو مریض کہ ہمارے شفا خانہ میں آجاتے ہیں انکو تو مفت ہی یہ قرص لگا دئے جاتے ہیں البتہ دور رہنے والے خواہشمند منگوا کر فائدہ اٹھا سکتے ہیں قیمت بارہ قرصوں کی ایک روپیہ مع ترکیب استعمال۔ خرچ پارسل بذمہ خریدار+

المشتہر
مینیجر شفا خانہ سعادت منزل متعلقہ عالی جناب مولوی حکیم میر سعادت علی صاحب منصبدار معالج امراض کہنہ متصل چوک اسپان شاہ علی بنڈہ حیدر آباد دکن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## فتنہ ارتداد اور جماعت احمدیہ

معزز ہمعصر "روزگار" آگرہ کا یہ نوٹ توجہ سے پڑھے جانے کے قابل ہے جو یکم مئی ۱۹۲۳ء کو شائع ہوا ہے:۔

یہ فتنہ ارتداد جسکی آگ فروری مہینہ سے سوامی شردھانند جی نے لگائی ہے جنکے قدم بقدم آریوں کے غالی سنیاسی دھرم کے بھی پیرو ہیں جنکے مذہب میں بروئے شاستر غیر مذہب کا شامل کرنا منع ہے شامل ہیں اسکے انجام کی نسبت ایک بزرگ قابل قدر کی پیشین گوئی ہے کہ اسلام کی آئندہ ترقی ہوگی جو یقیناً راست ہوگی ہندوستان کے دریائے راس کماری سے دریائے اٹک تک برادران اسلام میں جو بیداری اور اپنے پکے اور سچے مذہب کی حمایت اور اعانت کا جوش پیدا ہوگیا ہے اسکا ثبوت مقامی جماعتہائے اسلام سے علماء اور واعظین کی سرگرمی اسلام کی حقیقت کا معیار ہے ہمیں شک نہیں کہ اس جماعت علماء میں جتنے وفد اور جسقدر واعظ اور ہمدردان اسلام کوشاں ہیں انمیں سب سے بڑھا ہوا نمبر جماعت قادیان کا ہے جسکے مواعظ اور حامیان اسلام کی جماعتیں ہر قسم کے مصائب اور مصارف برداشت کرکے مصروف کار ہیں بیحد قابل شکر گزاری ہیں لیکن افسوس یہ کیسا بر تاؤ ہے کہ فرضی یا اصلی خلافت کے حامیان کی جماعت جو ہندوستان کے سات کروڑ مسلمانوں کی گھری اور پسینہ کی کمائی سے باون لاکھ وصول کرکے ٹھکانے لگا چکی ہے وہ اقتضائے فتنہ ارتداد اسلام دیکھتے ہیں اور خاموش ہیں موجودہ خلافت جسکو بلا ثبوت شرعی جن خود غرض نام نہاد ملانوں نے سیدھے سادے جاہل مسلمانوں کو بہکانا شروع کر رکھا ہے خود وہ مرد میدان بنکر ایمانداری اور راستبازی سے خلافت عثمانیہ کو نص شرعی قرآن و حدیث تو ثابت کریں۔ آہ ہزار افسوس ہے ان دین فروش علماء پر جو باوجود عدم آثار خلافت عثمانیہ کے بے بنیاد ہونیکے مرشد کی ایک ہی الاپ الاپے جاتے ہیں اور ہنود غریب مسلمانوں کی غارتگری سے باز نہیں آتے سب سے پہلے ان بیدینوں نے ہجرت کا مسئلہ گھڑ کے ہزاروں خاندان مسلمانوں کے برباد کرا دئے بعد کو ترک موالات کا ڈھکوسلہ پھیلا کر ہزاروں اسلام کے ناسمجھ جاہل مسلمانوں کو قید کرا دیا۔ نہ معلوم اب آگے چلکر یہ کمبخت کس فکر اور داؤ پیچ میں مبتلا ہیں اللہ پاک انکو راہ راست پر لاوے اور نیک ہدایت دے *

## افراد جماعت احمدیہ کا اخلاص و ایثار

سیدنا! الصلوۃ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔

سیدنا! اللہ تعالیٰ نے سلسلہ عالیہ کی حقانیت ثابت کرنیکو اور اپنے وعدوں کے پورا کرنے پر کسقدر خادمان سلسلہ کے دلوں میں محبت اور جوش بھر دیا ہے۔ سیدنا! حضرت صاحب! میں دفتر میں بعض خطوط مردوں اور عورتوں کے پڑھ کر بغیر آنسو بہائے رہ ہی نہیں سکتا تھا۔ اور ان دنوں میں دورہ کرتا ہوا ہنڈیوالی کے اسٹیشن پر پہنچا تو بابو فضل الٰہی صاحب احمدی سٹیشن ماسٹر نے ۲۳ اپریل ۲۳ء کا پرچہ الفضل دیا۔ ہمیں عزیزہ سعیدہ کا خط پڑھ کر مجھے رقت پیدا ہو گئی۔ اگرچہ عزیزہ نے حضور کی خدمت میں اس عریضہ کے لکھنے کی نسبت اور اپنی محبت اور شوق خدمت اور جوش تبلیغ کے متعلق زبانی بھی میرے پاس ذکر کیا تھا مگر اخبار میں پڑھ کر میرا دل خدا کی عظمت میں اسکی حمد بجا لایا۔ ہنڈیوالی سے سوار ہو کر سلانوالی پہنچا تو معلوم ہوا کہ ڈاکٹر منظور احمد صاحب نے علاقہ ملکانہ کی تیاری میں ۱۴۰ روپیہ کی خرید کردہ بھینس دو اڑھائی مہینہ کی سوئی ہوئی (بیائی ہوئی) کو ایکسو چالیس روپیہ ۱۴۰ میں فروخت کر دی ہے تاکہ تیاری میں خلل نہ آوے اور پیچھے تکلیف نہ ہو۔ وہ غالب علیٰ امرہٖ خدا اپنے ارادہ اور اپنی خواہش کو پورا کرنے کے لئے دلوں میں یہ حرکت اور مستعدی کیا ہی بجا اور پاک کلمہ ہے سبحان اللہ کو کہے کہ گردنیں جھکی ہیں یہ صرف مردہ گئی نہیں وہ بات خدائی ہی تو ہے * محمد علی بدوملہوی نزگوڑ

### طلباء کالج کے والدین کو اطلاع

جو احمدی احباب اپنے بچوں کو لاہور کے کسی کالج میں داخل کرانا چاہتے ہیں ان سے مخفی نہ رہے کہ یہاں احمدی طلباء کے لئے ایک علیحدہ ہوسٹل قائم ہے اور اسکے قواعد و ضوابط خود حضرت خلیفۃ المسیح کے تیار فرمودہ ہیں ہوسٹل میں نماز باجماعت بالالتزام پڑھائی جاتی ہے بعد نماز صبح درس قرآن ہوتا ہے۔ طلباء کی عام اخلاقی نگرانی کیجاتی ہے اور ہر طرح سے احمدی طرز زندگی بسر کرائی جاتی ہے باقی باتوں میں بھی ہوسٹل کا انتظام دوسرے ہوسٹلوں کی کسی طرح خراب نہیں۔ نیز حضرت فضل عمر کے ایماء کے ماتحت یہاں ایک انٹرکالجیئیٹ ایسوسی ایشن قائم کی گئی ہے جسکا مقصد مختلف کالجوں میں پڑھنے والے احمدی طلباء میں رابطہ اتحاد قائم کرنا اور ان میں دینی روح کا برقرار رکھنا ہے پس احباب کو چاہیئے کہ اول تو اپنے بچوں کو لازماً ہوسٹل میں داخل کرائیں لیکن اگر کسی مجبوری کی وجہ سے لڑکوں کو دوسرے ہوسٹلوں میں رہنا پڑے تو مہربانی فرما کر ہمیں ان کے پتوں سے مطلع فرمائیں تاکہ ہم ان سے ملکر انکا جماعت سے تعارف کرا دیں اور اس طرح ان کے لئے یہاں بھی ایک احمدی فضا پیدا ہو جاوے۔ والسلام۔ خاکسار عبد الحق سکرٹری احمدیہ انٹرکالجیئیٹ ایسوسی ایشن احمدیہ ہوسٹل لاہور شاہ ابو المعالی روڈ *

## ماہ رمضان میں رعایت کتب

جسکا اشتہار الفضل کے کسی گزشتہ اشاعت میں شائع ہو چکا ہے۔ اسکی میعاد بجائے عید الفطر کی تاریخ کے ۵ ماہ شوال تک کر دی ہے۔ احباب اس سے فائدہ اٹھالیں

## آریوں کی تردید میں سلسلہ ٹریکٹ

اس کا نمبر ۱ "وید کا بھید" کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔ بحساب ۱۲ فی سینکڑہ پتہ ذیل سے طلب کریں اور آئندہ کے لئے مستقل خریداری میں نام بھیجدیں *

کتاب گھر قادیان

## حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد

یہ ہے کہ ریویو آف ریلیجنز کے خریدار کم از کم دس ہزار تو ہوں۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے تشحیذ الاذہان کو بھی اس میں شامل کرا دیا تا جماعت ایک ہی رسالہ کی طرف پوری توجہ دے سکے لہٰذا احمدی احباب میں سے جو ابتک خریدار نہیں وہ خریدار بن جائیں۔

قیمت تین روپیہ سالانہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# فہرست مبلغین و مجاہدین برائے انسداد فتنۂ ارتداد

ذیل میں ان خدام اسلام کے نام دیئے جاتے ہیں۔ جو اس پہلی سہ ماہی میں علاقہ ملکانہ میں انسداد ارتداد کے لئے کوشاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی خدمات کو قبول فرمائے یہ وہ مجاہدین فی سبیل اللہ ہیں جن کے اخلاص و ایثار نے ہندوستان کے بڑے بڑے علماء اور صوفیاء اور امراء پیران کی اصل حقیقت واضح کر دی ہے۔ اور سب کو بتا دیا ہے۔ کہ اسلام کی سچی خدمتگذار اور اسلام کے نام پر اپنا مال و جان قربان کر دینے والی کونسی جماعت ہے۔ جو اپنے خرچ پر اپنے بھائیوں کو فتنہ ارتداد سے بچانے کیواسطے گھروں سے نکل کھڑی ہے۔ عین اس وقت جبکہ بعض شیخی باز مدعیان علم و فضل اپنے گھروں میں آرام فرما ہیں۔ اور بعض ابھی ماہ رمضان کا بہانہ کرتے ہیں۔ اور بعض کہتے ہیں کہ ہم سکیم بنا رہے ہیں۔ کہ کیا کرنا چاہیئے۔ یہ لوگ (باستثناء چند جو مستقل رہنے کے لئے وہاں بھیجے گئے ہیں۔) اپنے امام کی ہدایات کے ماتحت اپنا خرچ کھاتے اور اکثر حالتوں میں اپنا کھانا خود پکاتے۔ پھر روزہ رکھتے اور درختوں کے نیچے راتیں بسر کرتے ہوئے ملکانوں کو دین سکھاتے۔ اور اسلام کا حقیقی نمونہ دکھلاتے ہیں۔ شکر اللہ سعیہم

## پہلا وفد

| نمبر شمار | نام |
|---|---|
| ۱ | مولوی محفوظ الحق صاحب علمی |
| ۲ | چودھری فتح محمد صاحب ایم۔ اے |
| ۳ | چودھری عبد اللہ خانصاحب بی۔ اے۔ بی ٹی |
| ۴ | مولوی یوسف علی صاحب۔ بی۔ اے |
| ۵ | میاں عبد القدیر صاحب بی۔ اے |
| ۶ | مولوی محمد ابراہیم صاحب بی۔ اے۔ سی |
| ۷ | ڈاکٹر نور احمد صاحب سب اسسٹنٹ سرجن |
| ۸ | شیخ عبد الرحمن صاحب قادیانی |
| ۹ | مہاشہ محمد عمر صاحب |
| ۱۰ | ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم |
| ۱۱ | چودھری ابو الہاشم(؟) الدین صاحب |
| ۱۲ | مولوی ظفر الاسلام صاحب |
| ۱۳ | منشی عبد السمیع صاحب |
| ۱۴ | محمد ابراہیم صاحب نانگل |
| ۱۵ | فتح محمد صاحب سپاہی |
| ۱۶ | عزیز احمد صاحب |
| ۱۷ | عبد اللطیف صاحب گجراتی |
| ۱۸ | خدابخش صاحب پٹیالوی |
| ۱۹ | حبیب الرحمن صاحب افغان |
| ۲۰ | مولوی جلال الدین صاحب "شمس" |

## دوسرا وفد

| نمبر شمار | نام |
|---|---|
| ۲۱ | شیخ عبد الرحیم صاحب |
| ۲۲ | منشی غلام نبی صاحب اڈیٹر الفضل |
| ۲۳ | مولوی عبد الصمد صاحب پٹیالوی |
| ۲۴ | چودھری عبد السلام صاحب |
| ۲۵ | مولوی ظل الرحمن صاحب بنگالی |
| ۲۶ | میاں محمد یامین صاحب تاجر کتب |
| ۲۷ | مولوی رحمت علی صاحب بنگالی |
| ۲۸ | منشی عبد الخالق صاحب کپورتھلوی |
| ۲۹ | منشی محمد الدین صاحب ملتانی |
| ۳۰ | میاں محمد الدین صاحب زرگر |
| ۳۱ | میاں محمد شفیع صاحب زرگر |
| ۳۲ | ہادی علی خان صاحب رامپوری |
| ۳۳ | شیخ ابراہیم علی صاحب |
| ۳۴ | اعجاز الحق صاحب |
| ۳۵ | میاں غلام محمد صاحب ڈنگوی |
| ۳۶ | میاں عبد اللہ صاحب کشمیری "قادیانی" |
| ۳۷ | چودھری محمد حسین صاحب طالب علم |
| ۳۸ | محمد عامل صاحب بھاگلپوری |
| ۳۹ | میاں محمد الدین صاحب برادر ماسٹر خیر الدین صاحب |
| ۴۰ | محمد ایوب خان صاحب ایبٹ آبادی |
| ۴۱ | سید عزیز الرحمن صاحب بریلوی |
| ۴۲ | سید گل نور صاحب |

## تیسرا وفد

| نمبر شمار | نام |
|---|---|
| ۴۳ | بابو جلال الدین صاحب |
| ۴۴ | محمد یوسف صاحب گلگتی |
| ۴۵ | ڈاکٹر عطر الدین صاحب |
| ۴۶ | حکیم محبوب الرحمن صاحب |
| ۴۷ | منشی محمد حنیف صاحب |
| ۴۸ | چودھری برکت علی خان صاحب |
| ۴۹ | چودھری محمد فضل صاحب |
| ۵۰ | چودھری رشید احمد صاحب |
| ۵۱ | چودھری بوٹے خان صاحب |
| ۵۲ | محمد حسن صاحب سیلونی |
| ۵۳ | عبد الواحد صاحب پٹیالوی |
| ۵۴ | حکیم غلام محمد صاحب |
| ۵۵ | مستری وزیر محمد صاحب |
| ۵۶ | مستری محمد حسین صاحب |
| ۵۷ | چودھری عبد اللطیف صاحب |
| ۵۸ | عبد الجلیل صاحب کاٹھگڑھی |
| ۵۹ | محمد الدین صاحب طالب علم |
| ۶۰ | مستری سلطان محمد صاحب |
| ۶۱ | حکیم چراغ علی صاحب |
| ۶۲ | میاں عمر الدین صاحب جالندھری |

## باوقات متفرق

| نمبر شمار | نام |
|---|---|
| ۶۳ | جمعدار محمد خان صاحب |
| ۶۴ | مرزا برکت علی صاحب |
| ۶۵ | چودھری انور خان صاحب |
| ۶۶ | چودھری عبد العزیز خان صاحب |
| ۶۷ | بابو محمد اقبال صاحب سیکرٹری انجمن احمدیہ آگرہ |
| ۶۸ | شیخ غلام احمد صاحب |

## چوتھا وفد

| نمبر شمار | نام |
|---|---|
| ۶۹ | شیخ یعقوب علی صاحب |
| ۷۰ | قاضی عبد الرحیم صاحب بھٹی |
| ۷۱ | محمد منیر صاحب طالب علم |
| ۷۲ | ملک عبد العزیز صاحب |
| ۷۳ | مرزا مہتاب بیگ صاحب |
| ۷۴ | چودھری محمد اسمٰعیل صاحب برادر مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری |
| ۷۵ | محبوب علی صاحب |
| ۷۶ | عبد الرحیم صاحب ابن ڈاکٹر عبد اللہ صاحب |
| ۷۷ | ملک نصر اللہ خانصاحب |
| ۷۸ | محمد لطیف صاحب گوجرانوالہ سے |
| ۷۹ | عبد القدیر صاحب کاٹھگڑھی |
| ۸۰ | محمد عبد اللہ صاحب فیروزپور سے |
| ۸۱ | افضال احمد صاحب قادیان سے |
| ۸۲ | منشی محمد عبد اللہ صاحب راولپنڈی بعد میں گئے |
| ۸۳ | ملک حسن محمد صاحب |
| ۸۴ | سید ارشد علی صاحب لکھنوی |
| ۸۵ | خان قاسم علی صاحب رامپوری |